2943 ـ مرد و عورت كے ليے كونسے رنگ كا لباس حرام اور مستحب اور مكروہ ہے

سوال

وہ كونسے رنگ ہيں جو مرد اور عورتوں كے مستحب اور مكروہ اور حرام ہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس سوال كا جواب دينے سے قبل ايك چيز بيان كرنا ضرورى ہے وہ يہ كہ مرد و عورت كے لباس ميں رنگ كے متعلق اصل تو اباحت ہى ہے، الا يہ كہ نص شرعى ميں مرد يا عورت كے ليے كسى رنگ كى ممانعت آ جائے، چنانچہ شرعى نصوص ميں كچھ معين رنگ پہننے اور كچھ معين رنگ كى ممانعت آئى ہے، ہم ذيل ميں اسے پيش كرتے ہيں:

سياہ رنگ:

ام خالد بنت خالد بيان كرتى ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس كچھ كپڑے لائے گئے جن ميں سياہ رنگ كا چھوٹا سا ريشمى كپڑا تھا تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

تمہارا خيال ميں ہم يہ كسے پہنائينگے ؟

تو لوگ خاموش رہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: ميرے پاس ام خالد كو لاؤ، تو مجھے اٹھا كر لايا گيا، چنانچہ آپ نے وہ قميص مجھے اپنے ہاتھ سے پہنائى اور فرمايا: اسے پہن كر پوسيدہ كرو، اور اس ريشمى كپڑے ميں سبز اور سياہ نشان اور دھارياں بھى تھيں، اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: اے ام خالد يہ اچھا ہے، يہ اچھا ہے، اور سناہ حبشى زبان كا لفظ ہے جس كا معنى بہتر اور اچھا كے ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (3575).

اور " ابلى و اخلقى " كا معنى يہ ہے: يہ مخاطب كے ليے لمبى عمر كى دعا ہے كہ اس كى عمر لمبى ہو اور وہ اس كپڑے كو پہن كر اسے بوسيدہ كرے.

اور جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہيں کہ:

" میں نے فتح مکہ کے روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ پگڑی دیکھی "

صحیح مسلم.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سیاہ رنگ کی چادر بنائی گئی، اور جب آپ کو اس میں پسینہ آیا تو آپ کو اس میں سے اون کی بو آنے لگی تو آپ نے اسے اتار پھینکا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی خوشبو پسند تھی "

اسے ابو داود نے روایت کیا ہے، امام حاکم اسے مستدرک حاکم (4 / 188) روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، یہ صحیح اور شیخین کی شروط پر ہے، اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے، اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الصحیحۃ (5 / 168) حدیث نمبر (2136) میں کہتے ہیں: یہ حدیث اسی طرح ہے جیسے ان دونوں نے کہا ہے.

ابو داود رحمہ اللہ نے سنن ابو داود میں اس حدیث کو باب فی السواد (سیاہ رنگ کا باب) کے تحت ذکر کیا ہے، اور ابو داود کی شرح عون المعبود کے مؤلف کہتے ہیں:

" یہ حدیث سیاہ رنگ کا لباس پہننے کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہے، اور یہ کہ اس میں کوئی کراہت نہیں " اھـ

دیکھیں: عون المعبود (11 / 126).

اس لیے مرد و عورت کے لیی سیاہ رنگ مباح ہے، اور اس رنگ کے متعلق باطل قسم کی بدعات پیدا ہو چکی ہیں: یہ اعقاد رکھا جاتا ہے کہ یہ رنگ مصیبت کے وقت پہنا جاتا ہے.

اور پھر اس میں عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے، شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مصائب کے وقت سیاہ لباس پہننا باطل شعار و علامات میں شمار ہوتا ہے، جس کی کوئی اصل نہیں ملتی، انسان کو مصیبت کے وقت وہ کام کرنا چاہیے جو شریعت مطہرہ میں آیا ہے، لہذا وہ مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ راجعون اور اللہم اجرنی في مصیبتی و اخلف لي الخیر منها پڑھے جس کا ترجمہ یہ ہے:

" یقینا ہم اللہ کے لیے ہیں، اور ہم سب نے اس کی طرف ہی پلٹ کر جانا ہے، اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما.

کیونکہ جب کوئی مسلمان شخص یہ دعا ایمان اور اجروثواب کی نیت سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اسے اجروثواب سے نوازتا ہے اور اس کا نعم البدل عطا فرما دیتا ہے اھـ

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" ہماری رائے میں تعزیت کے لیے لباس مخصوص اور معین کرنا بدعات میں شامل ہوتا ہے، اور اس لیے بھی کہ ہو سکتا ہے اللہ کی تقدیر پر انسان کی ناراضگی کی خبر اور اظہار ہو... ا ھـ

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 313).

سفید رنگ:

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ سفید کپڑا لیکر سوئے ہوئے تھے، اور پھر بعد میں آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے .... "

اس حدیث کو امام بخاری نے صحیح بخاری میں باب الثیاب البیض کے تحت بیان کیا ہے.

اور امام بخاری نے ہی سعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے جنگ احد والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں اور دائیں دو شخص دیکھے جن کا لباس سفید تھا، نہ تو میں نے انہیں اس سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ ہی بعد میں "

اور یہ دونوں جبریل اور میکائیل تھے، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے.

دیکھیں: فتح الباری (10 / 295).

اور سفید رنگ کے کپڑوں زندہ کے لیے پہننا اور فوت شدہ کو سفید رنگ کے کپڑوں میں دفن کرنا مستحب ہے، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی درج ذیل حدیث میں آیا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے کپڑوں میں سے سفید لباس پہنا کرو، کیونکہ یہ تمہارے سب کپڑوں سے بہتر ہے، اور اس میں اپنے فوت شدگان کو دفنایا کرو "

اسے ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے احکام الجنائز صفحہ (82) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اسی طرح مرد کے لیے دو سفید چادروں میں احرام باندھنا مستحب ہے.

سبز رنگ:

ابو رمثہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے اوپر دو سبز چادریں تھیں "

اسے ترمذی نے روایت کیا اور اسے حسن غریب کہا ہے، اور امام نسائی نے سنن نسائی حدیث نمبر (5224) میں روایت کیا ہے.

سرخ رنگ:

خالص سرخ رنگ مردوں کے لیے پہننے کی ممانعت آئی ہے لیکن عورتوں کے لیے نہیں، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفدم سے منع فرمایا "

اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3591) میں روایت کیا ہے.

اور المفدم: وہ رنگ جس میں زرد رنگ ہو جسےمعصفر کہا جاتا ہے، اور سنن نسائی کے حاشیہ سندی میں ہے: المفدم: زیادہ سرخ رنگ کو کہتے ہیں.

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جب مرد کو معصفر یعنی زرد رنگ پہنے ہوئے دیکھتے تو اسے کھینچتے اور فرماتے: اس رنگ کو عورتوں کے لیے رہنے دو "

اسے امام طبری نے روایت کیا ہے.

اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" ایك شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جس نے دو سرخ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اس

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب نہ دیا "

اسے ابو داود اور ترمذی اور بزار نے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے اسےحسن کہا ہے، اور اماو بزار کہتے ہیں: اسے ہم اس سند کے ساتھ نہیں جانتے، اس میں ابو یحیی القتات ہے اور یہ راوی مختلف فیہ ہے.

مردوں کو سرخ رنگ کا لباس پہننے سے منع کرنے کے کئی ایك اسباب بیان کیے جاتے ہیں جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

- اس لیے کہ یہ کفار کا لباس ہے.

- اس لیے کہ یہ عورتوں کا لباس ہے، اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے.

- اس لیے کہ یہ شہرت کا لباس ہے، یا پھر مروت کو ختم کر دیتا ہے، تو جہاں ہو اس سے منع کیا جائے.

اور یہ ممانعت اس کپڑے کے ساتھ مخصوص ہے جو مکمل طور پر بالکل سرخ ہو، لیکن اگر اس میں سرخ رنگ کے علاوہ دوسری رنگ بھی ہو سیاہ یا سفید وغیرہ تو پھر ممنوع نہیں، اس بنا پر سرخ جبہ والی احادیث کو محمول کیا جاتا ہے کہ اس میں دوسرا رنگ بھی تھا.

براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے، میں نےانہیں سرخ جبہ میں دیکھا تو وہ اتنے حسین اور خوبصورت لگ رہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت کبھی کوئی نہیں دیکھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5400).

کیونکہ یمنی جبوں میں غالبا سرخ رنگ یا دوسرے رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں، بالکل اور خالص سرخ نہیں.

ابن قیم رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے متعلق کہتے ہیں:

ہمیں حدیث بیان کی ابو ولید نے انہوں نے شعبہ سے حدیث بیان کی اور وہ ابو اسحاق سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے، میں نےانہیں سرخ جوڑے میں دیکھا تو وہ اتنے حسین اور خوبصورت لگ رہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت کبھی کوئی نہیں دیکھا "

اور حلۃ اوپر اوڑھنے اور نیچے باندھنی والی دو چادروں کو کہتے ہیں... جس کا یہ گمان ہے کہ وہ خالص سرخ رنگ

کی تھیں اس میں کوئی دوسرا رنگ نہیں تھا اس کو غلطی لگی ہے، بلکہ سرخ جوڑا وہ دو یمنی چادریں تھیں جو سرخ اور سیاہ رنگ کے دھاگے سے تیار کی گئی تھیں جس طرح ساری یمنی چادریں تیار ہوتی ہے...

وگرنہ خالص اور مکمل سرخ رنگ کو ممنوع ہے، بلکہ اس کی شدید ممانعت آئی ہے، صحیح بخاری میں ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی چادروں سے منع فرمایا "

اور سرخ رنگ کے کپڑے وغیرہ پہننے کے جواز میں کچھ اختلاف ہے، لیکن اس کی کراہت تو بہت زیادہ ہے ... "

دیکھیں: زاد المعاد (1 / 139).

واللہ اعلم .